حُسنِ انتقاد

تبصرہ کے لیئے دو کتابوں کا آنا ضروری ہے

ذ۔ بخاری

ماہ فضل و کمال

کسی طویل شخصی خاکے، میں کسی مبسوط شخصی مطالعے میں یا کسی شخصیت کے مفصل تذکرے میں قاری کی دلچسپی مختلف اسباب سے ہوتی ہے۔ اسلوب تحریر سے یا سوانحی تفصیلات سے یا ان دونوں سے ہی عموماً یہ اسباب فراہم ہوتے ہیں۔ میرے پیش نظر بھی اس وقت ایک سوانحی مجموعہ ہے اور یہ حضرت مولانا فضل محمد رحمۃ اللہ علیہ کے احوال و آثار پر مشتمل ہے۔ جناب شاہ ابن مسعود قریشی (مؤلف کا قلمی نام ہے) نے اس کتاب کی تالیف و تدوین میں، واقعہ میں خاصی محنت سے کام لیا ہے۔

مولانا فضل محمد رحمۃ اللہ علیہ عالم دین بھی تھے اور معلم دین بھی۔ لیکن وہ جو کچھ لوگوں کو "ماہر تعلیم" سمجھا جاتا ہے تو میرے نزدیک مولانا فضل محمد اوّل و آخر وہی تھے۔ ۱۹۳۸ء کے آغاز میں مولانا نے بہاول نگر ایسے غیر تعلیمی علاقہ کی ایک انتہائی بے آباد "بستی" فقیر والی میں مدرسہ قاسم العلوم کی بنیاد رکھی۔ مدرسہ کا دارالعلوم دیو بند سے الحاق کیا۔ اور پھر تابحد امکان اس ادارے کو دارالعلوم دیو بند کا مثیل بنانے میں دن رات ایک کر دیا۔ ریگستان میں نخلستان اور جنگل میں منگل ہو گیا۔ کہاں دیو بند اور کہاں بہاول نگر بلکہ فقیر والی! لیکن مدرسین بھی اور ممتحنین بھی، دیو بند سے فقیر والی آیا کئے۔ ایک دیو بند کیا، متحدہ ہندوستان کے اعاظم رجال دین نے اس علاقے کو رونق بخشی۔ صحیح عقائد کی روشنی اور صالح اعمال کی خوشبو پھیلتی چلی گئی۔ یہ سارا فیضان مولانا فضل محمد کے خلوصِ نیت، ہمت عمل اور قوت کار کا تھا۔ سچی وارفتگی اور سچی لگن کی یہ داستان چالیس برس سے زائد عرصے کو محیط ہے اور اس قابل ہے کہ اسے بار بار پڑھا جائے اور ضرور پڑھا جائے ہمارے دینی حلقوں میں صبر و توکل اور عزیمت و مجاہدہ کا تذکرہ بہت رہتا ہے اور تلقین بہت زیادہ لیکن معلمین و مدرسین اور مہتممین و ناظمین ہوں یا واعظین و مقررین اور مبلغین و مصلحین، عام مشاہدہ یہی ہے قال اور حال ایک نہیں ہو پاتے.....

سارے جہاں کا جائزہ اپنے جہاں سے بے خبر!

مولانا فضل محمد کی شخصیت اس اعتبار سے مثالی ہے اس سے بڑھ کر یہ کہ دینی مدارس کے نظام تعلیم اور نصاب تعلیم میں تبدیلی کی جو باتیں آج سے پچاس سال قبل حضرت مولانا مرحوم نے کی اور جس بصیرت اور بیدار مغزی کے ساتھ کی اس کا خیال کیجئے تو مولانا کی عظمت کا نقش دل و دماغ پر اور گہرا ہو جاتا ہے۔ اس سلسلہ میں مولانا مرحوم نے مولانا ابو الکلام آزاد، مولانا سید سلیمان ندوی، مولانا احمد علی لاہوری، مولانا مناظر احسن گیلانی، مفتی محمد شفیع، مولانا خیر محمد جالندھری، مولانا محمد میاں، مولانا عبدالرحمٰن کامل پوری، مولانا اعزاز علی، مولانا فاروق احمد، مولانا محمد صادق، مولانا محمد ناظم ندوی، مولانا سعید احمد اکبر آبادی، مولانا محمد منظور نعمانی (رحمۃ اللہ علیہم اجمعین) اور